ارشادات حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

ضبط و ترتیب : ادارہ الحق

خانہ کعبہ کا محاصرہ

۲ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۷۹ء
دارالحدیث دارالعلوم حقانیہ

خانہ کعبہ کے محاصرہ کے واقعہ ہائلہ کی اطلاع آنے پر دارالعلوم حقانیہ کے تمام طلبہ و اساتذہ نے دارالحدیث میں جمع ہو کر ختم کلام پاک کئے۔ دعا و تضرع والحاح کی اس تقریب میں دعا کے دوران حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے جو کلمات ارشاد فرمائے وہ قارئین الحق کی خدمت میں پیش ہیں۔ (ادارہ)

(خطبہ مسنونہ کے بعد) الم تر کیف فعل ربك باصحاب الفيل الم يجعل كيدهم في تضليل وارسل عليهم طيراً ابابيل ترميهم بحجارة من سجيل فجعلهم كعصف مأكول۔

محترم بزرگو! اگر آج ہم آنسوؤں کی جگہ قلب و جگر کا خون بہالیں تو ہمیں حق ہے، میرے خیال میں اس سے بڑھ کر صدمہ نہیں ہوسکتا جو کل دنیا کے مسلمانوں کو پہنچا ہے۔ اس دور میں جس دور میں ہم جا رہے ہیں۔ اس سے قبل بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیرؓ کے خلاف قدم اٹھایا تو خانہ کعبہ مبارکہ زادھا اللہ شرفاً ونکہ یماً خالی ہوگیا۔ لیکن [illegible] اس کی عداوت حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور اُن کی فوج سے تھی۔ چنانچہ یہ موجودہ تعمیر بیت اللہ شریف کی تقریباً وہی تعمیر ہے جو حجاج نے کرائی تو خانہ کعبہ کی بے ادبی نہ تھا۔ وہ ایک ظالم گذرا ہے۔ مخالفین سے شدید انتقام لیتا۔ تو اُس محاصرے کا اور آج کے محاصرے کا فرق ہے۔ یہاں بیت اللہ شریف کے اندر محاصرین و مفسدین نے اپنے بموں سے اسلحہ سے مسلح ہو کر حرم شریف کو نقصان پہنچایا۔ صرف حرم شریف نہیں سارا مکہ حجاج سے بھرا ہوا ہے اور اُن وافدین بیت اللہ جو اللہ کے مہمان ہیں کو حرم شریف سے روک دیا گیا ہے۔ صحیح صورت حال اب تک شاید وہاں کی حکومت پر بھی واضح نہیں ہوسکی سعودی عرب کے مواصلات بھی منقطع ہیں۔

بیت اللہ عالم کی بقاء کا ذریعہ

محترم بزرگو! یہ تقریباً ایک ارب مسلمانوں کی موت و حیات کا سوال

ہے۔ اور صرف ایک ارب مسلمانوں کا نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کا مسئلہ ہے۔ کہ بیت اللہ اور خانہ کعبہ مبارکہ یہ شاہی خیمہ ہے، وجہ الارض پر ــــ یہ کل عالم اللہ کے عبید اور غلام ہیں، خواہ کافر ہے، خواہ مسلمان یہ سب عبید اور غلام ہیں۔ ہم سب غلام ہیں۔ اور غلام کا کام یہ ہے کہ جہاں بادشاہ خیمہ زن ہو تو اس کے اردگرد رہے، غلام اور عبید آکر دائرہ کی شکل میں اس کے گرداگرد قیام کرتے ہیں کہ یہاں بادشاہ کا خیمہ ہے۔ اور وہ خیمہ شاہی جب تک کھڑا ہو تو چاروں طرف فوج، سپاہی، غلام، تابعدار و فرمانبردار سب موجود رہتے ہیں اور جب بادشاہ خیمہ اٹھائے اس کے لئے بادشاہ اعلان نہیں کرتے پھرتے جھنڈا لہرا رہا ہوتا ہے۔ تو لوگ دیکھ کر اپنے اپنے مقام پر موجود رہتے ہیں، کیمپ لگا رہتا ہے۔ کسی دن اٹھ کر دیکھ لیں کہ خیمہ بھی نہیں اور جھنڈا بھی نہیں لہرا رہا ہے۔ تو سب کیمپ اکھڑ جاتا ہے، سب بوریا بستر اٹھا کر چلنے لگتے ہیں۔ تو شاہی خیمہ کی موجودگی افواج کی غلامی اور ڈیوٹی پر رہنے کا سبب ہوتی ہے۔ اٹھ جاتا ہے تو اب غلام وہاں کیا کریں۔؟ سب میدان خالی ہو جاتا ہے۔ خانہ کعبہ جمال و جلال خداوندی اور تجلیاتِ خداوندی کا فیضان کا مرکز ہے۔ خانہ کعبہ پر اوپر سے تجلیاتِ ربانی کا فیضان ہوتا ہے۔ ہم اور آپ جو نمازوں میں خانہ کعبہ کا رخ کرتے ہیں، تو یہ مبارک عمارت اور دیواریں مقصود نہیں۔ بلکہ وہ تجلیات ہیں جو اوپر سے آتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے زمانہ میں نئی عمارت تعمیر کرائی گئی جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرز پر تھی۔ تو کئی دن دیواریں جب تک نہیں چنی گئیں تو کوئی دیوار نہ تھی اور پھر بھی مسلمانانِ عالم کا رخ ادھر ہی ہوتا تھا ــــ پھر حجاج بن یوسف نے دوبارہ پرانے نقشہ پر نقشہ بدل دیا۔ دوبارہ تعمیر کرائی اور اس میں خدا کی حکمت تھی کہ حضورِ اقدسؐ کے زمانہ میں بھی موجودہ نقشہ ہی تھا۔ حج و مناسک حج اور طواف وغیرہ میں وہی صورت سامنے رہ گئی۔ تو مقصود عمارت نہیں، وہ فضا اور تجلیات الٰہیہ ہیں، جب تک وہ تجلیات مبارک موجود ہیں کوئی دشمن اسوقت تک اس جگہ پر قبضہ نہیں کرسکتا۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل ــ الآیۃ۔ ہاتھی والوں کے ساتھ ابرہۃ الاشرم کے ساتھ اللہ نے کیا کیا۔ یہ خانہ کعبہ اور مکہ مکرمہ، متکبرین اور جبارین کی گردن توڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اس وجہ سے اس کا نام بکّہ بھی ہے۔ لانھا تبتک الجبابرۃ ــــ سرکشوں کی گردن توڑنے والا ہے۔ مگر یہ اس وقت تک ہے جب تک تجلیاتِ الٰہی باقی ہوں گی۔ اور جب تجلیات مرتفع ہوئیں تو ایک حدیث میں ہے کہ ایک چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا ٹیڑھے پاؤں والا ایک حبشی آکر خانہ کعبہ (اعاذ اللہ من الہدم) کو ڈھا دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دور میں ایسا وقت نہ لائے۔ اس لئے کہ تجلیات اٹھا دی گئی ہوں گی۔ بادشاہ خیمہ میں ہو تو میلوں لوگ رعب میں رہتے ہیں۔ بادشاہ وہاں سے چلا جائے تو خاکروب اور بھنگی بھی آکر اُس عمارت اور خیمہ کو اکھاڑ کر لپیٹ دیتے ہیں، تو قیامت سے قبل حج بھی بند ہو جائے گا۔

الغرض خانہ کعبہ کی روئے زمین پر موجودگی سارے عالم کی بقاء کا ذریعہ ہے۔ اللہ نے قرآن میں اسے

قیاماً للناس ــــ کہا ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس۔ الآیۃ۔ اسے ذریعہ بقائے عالم کا بنا دیا تو جب تک یہ شاہی خیمہ موجود ہے تو افریقہ، امریکہ، مشرق و مغرب کے سارے ممالک بھی مرکز کے گرد ام القریٰ کے گرد۔ موجود ہیں اور جس وقت یہ تجلیات اٹھالی گئیں اور مکہ مکرمۃ اور بیت اللہ کسی کے ہاتھ منہدم ہو جائے تو چاروں طرف، ایشیا، افریقہ، امریکہ زلازل وغیرہ سے تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اور قیامت قائم ہو جائے گی۔

تو آج جو صدمہ ہے اور جو حادثہ پیش آیا ہے صرف مسلمانوں کی عزت و بقاء اور عبادت کا سوال نہیں بلکہ خدانخواستہ قیامت اور عالم کی تباہی کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ ساری دنیا کی تباہی کا سوال ہے۔ بیت اللہ نہ رہے تو ساری دنیا نیست و نابود ہو جائے گی۔ یہ وہ خانہ کعبہ ہے کہ خود حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا ــــ سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل علیہما السلام جیسے دو نبیوں نے اسکی عمارت اپنے ہاتھوں سے بنائی ــــ ــــ واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل ــــ طوفانِ نوح کے وقت یہ عمارت اٹھائی گئی تھی۔ پھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حضرت جبرئیل نے بنیادوں کے نشانات بتلا دئے انہوں نے ان بنیادوں پر تعمیر کی اس سے قبل حضرت آدمؑ نے تعمیر فرمائی اور ان سے بھی قبل نامعلوم زمانے تک فرشتے خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے، اب بھی فرشتے موجود ہیں مگر اس وقت تو خالص فرشتے طواف کیا کرتے تھے اور یہ خانہ کعبہ زمین کا وہ حصہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے پانی پیدا کیا تو اس پانی میں اوّل جو قطعہ مبارکہ زمین کا نمودار ہوا ہے وہ یہی ٹکڑا ہے ــ ام القریٰ ہے ــــ ماں ہے ــــ اصل ہے پھر فرشتے یہاں طواف کرتے ــــ اور اب تو نمازوں میں اللہ نے اسے نمازیوں کا قبلہ قرار دیدیا۔ ہر دور میں کافروں کے دلوں میں اسکی یہ مرکزیت کھٹکتی رہی مگر قدرت کو منظور ہے کہ اس وقت سارے اسلامی حکومتوں کا مرکز بھی سعودی حکومت کو بنادیا۔ پٹرول اور سونے کے ذخائر سے اللہ نے اس خطہ کو بھر دیا ہے۔ مالی اقتصادی حالت بھی یہاں کی اللہ تعالیٰ نے بہتر کردی کہ اب امریکہ اور روس جیسی خبیث طاقتیں بھی اس حکومت سے ڈرتی ہیں اور محتاج ہیں کہ کہیں یہ اپنے سونے کے ذخائر واپس نہ کردے تیل بند نہ کردے۔ عبادت کے لحاظ سے یہ عالم ہے کہ ۲۰۔ ۲۵ لاکھ افراد اس سال بھی حج کے موقعہ پر جمع تھے تو گویا ظاہری صوری روحانی اور مادی ہر لحاظ سے اس مقام کو اللہ پاک نے مرکزیت دی ہے اور عظمت و عزت کا اسے ایک مرکز بنا رہا ہے۔ دنیا کے کافر ہرگز نہیں چاہتے کہ مسلمان ایسی ترقی کرے کہ ان کے ہاتھوں میں دولت کے ذخائر بھی ہوں اور عبادات میں بھی مذہب میں بھی ایسا ذوق شوق ہو کہ ۲۵، ۲۵ لاکھ ایک موقع پر موجود ہوتے ہوں۔

مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کی جو مساعی ہو رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ اسے کامیابی سے ہمکنار کردے تو یہ کافر دل کے دل میں ایک کانٹا ہے بڑا خطرناک کانٹا ہے۔ اور یہ ــــ لوگ سو سال قبل سوچتے ہیں کہ اس صورتحال کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ اب واقعہ ہمارے سامنے ہے معلوم نہیں کہ کون لوگ ہیں کچھ جذباتی ہیں،

خانہ کعبہ کی معمولی توہین اور تھوڑی تکلیف بھی سارے مسلمانوں کے ظاہری و باطنی دونوں طرح کی تباہی ہے کہ ایسا کرنا ظاہراً واصیبہ کبریٰ قیامت کا پیش خیمہ ہوسکتا ہے اور یہ ایک بڑا چیلنج ہے کہ ایک اب مسلمانوں کو یہ کافر طعنہ دے سکیں گے کہ اپنا مرکزِ عبادت تو آزاد کرو۔ اللہ تعالیٰ اس واقعہ کو خانہ کعبہ کی عظمت اور مسلمانوں کی عزت کا ذریعہ بنا دے تو اللہ کے خزانوں میں کچھ کم نہیں۔ جب بھی موقعہ ہو تو ہم ہر طرح کی قربانی کے لئے تیار رہیں گے ہماری جان ہماری عزت ہماری آبرو ہمارا سب کچھ خانہ کعبہ پہ قربان ہو جائے تو کم ہے۔ اب آگے جو واقعات آئیں گے تو اس کا انتظار کریں گے ——۔

بہر تقدیر اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی ہمارا ماویٰ و ملجاء اللہ پاک ہے۔ دعا کا مرکز وہی ہے۔ اخلاص سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کی عزت و عظمت قائم رکھے اور حرمین کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ کہ وہ ظالم

مجوس مسلمانوں کو اور کل دنیا کے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

آج کا دور عجیب ہے، جنگ چھڑ گئی تو پھر محاذ محاذ نہیں ہے۔ بموں اور جہازوں کی جنگ ہے - ایک بم سے ضلع اور صوبے ختم ہوتے ہیں۔ تو بغیر انابت الی اللہ کے کوئی اور ذریعہ نہیں اللہ تعالیٰ اس ختم مبارک کو قبول فرما دے اخلاص سے چلتے پھرتے ہوئے اللہ کو یاد کرتے رہیں نمازوں میں رو رو کر اپنے گناہوں کی توبہ کریں۔ قیامت دنیا کے بدترین لوگوں پر قائم ہوگی، نیکو کاروں پہ نہیں، دن رات روئیں، استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ اس ابتلاء کو ٹال دے گا —— دعا فرمادیں اور اس کے بعد آج کے بقیہ دن اظہارِ افسوس کے طور پہ تعطیل رہے گی، گو دارالعلوم میں تعطیل کا ایسے مواقع پہ دستور نہیں —— تو آپ جا کر ذکر و استغفار اور دعا میں وقت گزاریں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

بقیہ : مولانا ابوالکلام آزاد

۲۲/۲/۵۸ء آج صبح انڈیا ریڈیو نے اُن کی وفات کی خبر سنائی۔ آہ! علم و معرفت کا چراغ بجھ گیا! اِنّا للہ وَ اِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۝

آج ان کی وفات کو ایک عرصہ ہو گیا ہے، لیکن جب کبھی اس خزینۂ علم و کمال اور پیکرِ حسن و جمال کی یاد آتی ہے تو یہ شعر پڑھ کر حسرت و اضطراب میں ڈوب جاتا ہوں ؎

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے!